Reg. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۹ اخاء ۱۳۴۰ھش ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۸ اکتوبر بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

(دعاؤں اور ذکر الٰہی نیز روحانی تربیت کی مخصوص روایات کے ساتھ)

انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع شروع ہوگیا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بصیرت افروز خطاب اور پرسوز اجتماعی دعا سے افتتاح فرمایا

ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ کل نماز جمعہ کے بعد (جس کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع کرکے ادا کی گئی) مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں دعاؤں اور ذکر الٰہی نیز روحانی تربیت کی مخصوص روایات کے ساتھ انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک بصیرت افروز خطاب اور پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ اس عظیم الشان اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

شریک ہونے والی مجالس اور انصار کی تعداد

افتتاحی اجلاس میں ۱۵۴ مجالس کے ۷۸۶ اراکین، ۴۰۷ نمائندگان اور ۱۳۰۰ زائرین نے شرکت کی۔ یہ تعداد گزشتہ سال افتتاحی اجلاس میں شریک ہونے والی مجالس اور ان کے اراکین و نمائندگان نیز زائرین کی تعداد سے زیادہ ہے۔ کیونکہ گزشتہ سال افتتاحی اجلاس میں ۱۲۵ مجالس کے ۷۷۸ اراکین ۲۱۵ نمائندگان اور ۱۱۱۷ زائرین نے شرکت کی تھی۔ مزید برآں امسال افتتاحی اجلاس میں شریک ہونے والی مجالس اور ان کے نمائندگان کی تعداد گزشتہ سال کے افتتاحی اجلاس سے ہی نہیں بلکہ گزشتہ اجتماع کے آخری روز کے مجموعی اعداد و شمار سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ گزشتہ سال اجتماع میں مجموعی طور پر صرف ۱۳۶ مجالس کے ۳۱۴ نمائندگان شریک ہوئے تھے۔ جبکہ امسال یعنی کل افتتاحی اجلاس میں ہی ۱۵۴ مجالس کے ۴۰۷ نمائندگان موجود تھے۔ اراکین اور نمائندگان کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے اور اجتماع کے مزید دو دن باقی ہیں اس لحاظ سے توقع ہے کہ امسال انشاء اللہ گزشتہ سال کے مقابلہ میں مجموعی طور پر مجالس، اراکین، نمائندگان، اور زائرین کی تعداد خاصی زیادہ رہے گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اجتماع میں شرکت کرکے اس سے مستفیض ہونیوالے انصار اور خدام کی تعداد ہر سال پہ سال اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جو اس اجتماع کی کامیابی، مقبولیت اور بہر طور افادیت پر دال ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

روح پرور افتتاحی خطاب

اجتماع کے افتتاح کے لئے ساڑھے تین بجے سہ پہر کا وقت مقرر تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی افتتاح فرمانے کے لئے تین بجکر ۲۵ منٹ پر مقام اجتماع میں بذریعہ موٹر کار تشریف لائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، نیز شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی اور مجلس مرکزیہ کے دیگر قائدین نے آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا۔ آپ کے اسٹیج پر صدر جگہ تشریف فرما ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز ٹھیک ساڑھے تین بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے انصار کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب سے نوازا۔ جس میں آپ نے "انصار اللہ" کی اصطلاح اس کے وسیع اور ہمہ گیر معانی نیز مجلس انصار اللہ کی غرض و غایت اور انصار کے فرائض اور ان کی بعض تفصیلات پر نہایت مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے انصار کو ان فرائض کی بجا آوری سے متعلق نہایت بیش قیمت نصائح اور زریں ہدایات دیں۔ آپ کا تحریر فرمودہ یہ جامع و مانع خطاب جو آپ نے بہت پر تاثیر انداز میں پڑھ کر سنایا قریباً ۲۰ منٹ تک جاری رہا اور جملہ سامعین (جن سے خوبصورت شامیانوں سے تیار کردہ مقام اجتماع کھچا کھچ بھرا ہوا تھا) ہمہ تن گوش بنے کمال درجہ محویت کے عالم میں سے سنتے اور سر دھنتے رہے۔ اس وقت پورے ماحول پر روحانی کیف و سرور کی ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اس طرح ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ انصار اللہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔

علم انعامی

اجتماع کے باقاعدہ افتتاح کے بعد مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس مرکزیہ نے اعلان کیا کہ امسال حسن کارکردگی کے لحاظ سے کراچی کی مجلس اوّل اور ملتان شہر کی مجلس دوم آئی ہے اور اس لحاظ سے مجلس کراچی کو علم انعامی کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ نیز انہوں نے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ اپنے دست مبارک سے مجلس انصار اللہ کراچی کو علم انعامی عطا فرمائیں۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب مدظلہ نے مجلس کراچی کے نمائندے مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا کرتے ہوئے بلند آواز سے بارک اللہ لکم فرمایا اور جملہ حاضرین نے بھی آپ کی اقتداء میں بارک اللہ لکم دہرا کر مجلس کراچی کو اس اعزاز پر مبارکباد دی۔

انصار اللہ کا عہد۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی درخواست پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے انصار سے ان کا عہد دہروایا۔ حضرت میاں صاحب نے جملہ انصار کو عہد دہرانے کیلئے کھڑے ہونے کی ہدایت فرماتے ہوئے فرمایا میں عہد کے الفاظ کہتا جاؤنگا۔ احباب یہ الفاظ دہراتے جائیں۔ اور ساتھ ہی دل میں دعا کرتے جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اس عہد پر پوری طرح قائم رہنے کی توفیق

(باقی ...)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی یورپ سے مراجعت

ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ مکرم نائب امام صاحب مسجد لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر سفر یورپ سے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز جمعہ صبح بی او اے سی کے ذریعہ کراچی پہنچ رہے ہیں اس لحاظ سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کل صبح کراچی پہنچ گئے ہوں گے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے اور آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء

انسان کا شرف و مجد ذاتی تقویٰ پر منحصر ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امر کو بھی اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ ہر فرد بشر خواہ وہ عورت ہو یا مرد بچہ ہو یا جوان یا بڑھا خواہ کوئی ہو اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جا سکتا زید کی ٹوپی عمر کے سر پر نہیں رکھی جا سکتی۔ اللہ تو کے گھر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کرے مونچھوں والا اور پکڑا جائے ڈاڑھی والا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لا تزر وازرۃ وزر اخرٰی

یعنی ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں پڑ سکتا مساوات کا یہ پہلا اصول ہے جو اسلام نے دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ اس طرح کوئی شخص جو خواہ کتنے ہی نیک ماں باپ کا بیٹا ہو خواہ اس کے رشتہ دار ولی اللہ ہی کیوں نہ ہوں جب تک وہ اپنے اعمال خود درست نہ رکھے گا۔ محض نیک انسانوں کی رشتہ داری کی وجہ سے نبی نہیں بن جائے گا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ ایک شخص جو نیک خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر وہ بگڑتا ہے۔ تو اس کا قصور ایسے بگڑے ہوئے لوگوں سے زیادہ ہے جن کے رشتہ دار یا جن کا خاندان نیکی اور تقوےٰ میں کوئی درجہ نہیں رکھتا تھا۔ کیونکہ اس نے نہ صرف اپنی فطرت کو بدلا ہے۔ بلکہ جو ماحول اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کی وجہ سے اسے عطا کیا تھا۔ اس نے اس ماحول کو بھی ایک طرح سے خراب کیا ہے۔ اس لئے اس کی بدعملی کی سزا دوسروں سے بڑھ کر ہونی چاہئیے جامی علیہ الرحمت نے کیا خوب کہا ہے کہ

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

حقیقت یہ ہے کہ عشق ہی میں نہیں بلکہ دین میں بلکہ دنیا میں بھی فلاں ابن فلاں کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ جب کسی نیک انسان کا بچہ بگڑ جاتا ہے۔ تو لوگ طعن سے کہتے ہیں کہ دیکھئے یہ فلاں شخص کا بیٹا ہے۔ باپ کی نیکی اور تقوےٰ اس کے لئے موجب طنز و تشنیع بن جاتے ہیں۔

اسلام نے مساوات کا جو دوسرا اصول عطا فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ رنگ و نسل کا امتیاز کوئی چیز نہیں۔ اصل چیز تقوےٰ اللہ ہے قبائل وغیرہ محض شناخت کے لئے ہیں۔ ورنہ ان کی ذاتی قیمت کچھ بھی نہیں۔ ایک شخص خواہ بڑے سے بڑے بہادر اور نیک نام قبیلہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اگر وہ اپنی ذات میں برا ہے اور بزدل ہے۔ تو اس کا اس قبیلہ سے ہونا اس کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اگر کسی کا رنگ گورا ہے۔ مگر اخلاق کالے ہیں۔ تو ایسا انسان محض گورے رنگ کی وجہ سے قابل ترجیح نہیں ہو سکتا نہ دنیا میں نہ دین میں۔ کیونکہ دنیاوی عہدوں کے لئے بھی رنگ وغیرہ نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس فن میں مہارت کا معیار دیکھا جاتا ہے جس کے لئے اس کو مقرر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اعلےٰ نسل کا ہونا بھی انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب انسان کا شرف و مجد ختم ہو جاتا ہے۔ تو خواہ وہ نبی سرائیلی یا برہمن یا اس سے بھی بڑی نسل سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو۔ اس کا تمام وقار ختم ہو جاتا ہے اس کی قیمت دو کوڑی کی بھی نہیں رہتی۔

الغرض اسلام میں امتیاز کا صرف ایک ہی معیار ہے۔ اور وہ ہے تقوےٰ جو شخص تقوےٰ میں دوسروں سے بڑھ جائے گا۔ وہ قابل عزت اور قابل تکریم ہے خواہ وہ ادنےٰ سے ادنےٰ قبیلہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر
(حجرات ۱۲)

اور ہم نے تم کو گروہوں اور قبائل میں اس لئے بنایا ہے۔ کہ پہچان ہو سکے۔ (ورنہ) تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی زیادہ کریم ہے۔ جو زیادہ متقی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے۔ اس کی نظر ہمیشہ تقوےٰ پر ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے۔ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے۔ تو یہ فخر فضول ہے۔ مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو کہا ہے کہ اے فاطمہؓ تو اس بات پر ناز نہ کر کہ تو پیغمبر زادی ہے۔ خدا کے نزدیک قومیت کا لحاظ نہیں۔ وہاں جو مدارج ملتے ہیں۔ وہ تقوےٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دنیا کا عرف اور انتظام ہیں۔ خدا تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت تقوےٰ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور تقوےٰ ہی مدارج عالیہ کا باعث ہوتا ہے۔ اگر کوئی سید ہو اور وہ عیسائی ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے اور خدا کے احکام کی بے حرمتی کرے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو آل رسول ہونے کی وجہ سے نجات دے گا۔ اور وہ بہشت میں داخل ہو جاوے گا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سچا دین جو نجات کا باعث ہوتا ہے اسلام ہے۔ اگر کوئی عیسائی ہو جاوے یا یہودی ہو یا آریہ ہو۔ وہ خدا کے نزدیک عزت پانے کے لائق نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ذاتوں اور قوموں کو اڑا دیا ہے۔ یہ دنیا کے انتظام اور عرف کے لئے قبائل ہیں۔ مگر ہم نے خوب غور کر لیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور جو مدارج ملتے ہیں۔ ان کا اصل باعث تقوےٰ ہی ہے جو متقی ہے وہ جنت میں جائے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے فیصلہ کر چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزز متقی ہی ہے۔ پھر یہ جو فرمایا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین کہ اعمال اور دعائیں متقیوں کی قبول ہوتی ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ من السیدین۔ پھر متقی کے لئے تو فرمایا من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ یعنی متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے۔ کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اب بتاؤ کہ یہ وعدہ سیدوں سے ہوا ہے یا متقیوں سے۔ اور پھر یہ فرمایا ہے۔ کہ متقی ہی اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں۔ یہ وعدہ بھی سیدوں سے نہیں ہوا۔ ولایت سے بڑھ کر اور کیا رتبہ ہو گا۔ یہ بھی متقی ہی کو ملا ہے۔ بعض نے ولایت کو نبوت سے فضیلت دی ہے۔ اور کہا ہے کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے بڑھ کر ہے۔ نبی کا وجود دراصل دو چیزوں سے مرکب ہوتا ہے نبوت اور ولایت۔ نبوت کے ذریعہ وہ احکام اور شرائع مخلوق کو دیتا ہے۔ اور ولایت اس کے تعلقات کو خدا سے قائم کرتی ہے۔

پھر فرمایا ہے ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین ھدی للسیدین نہیں کہا۔ غرض خدا تعالیٰ تقوےٰ چاہتا ہے۔ ہاں سید زیادہ محتاج ہیں کہ وہ اس طرف آئیں کیونکہ وہ متقی کی اولاد ہیں۔ اس سے ان کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے آئیں نہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے لڑیں۔ کہ یہ سادات کا حق تھا۔ وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم

یہ ایسی ہی بات ہے کہ جیسے یہودی کہتے ہیں کہ بنی اسمٰعیل کو نبوت کیوں ملی۔ وہ نہیں جانتے۔ تلک الایام نداولھا بین الناس۔ خدا تعالیٰ سے اگر کوئی مقابلہ کرتا ہے۔ تو وہ مردود ہے۔ وہ ہر ایک سے پوچھ سکتا ہے۔ اس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۰ صفحہ ۱۰ پرچہ ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

گرم پارچات برائے غربا

موسم سرما آگیا ہے۔ جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے اپنے مستعمل یا نئے گرم یا سرد پارچات ہی ان کے لئے دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ مرکز میں بسنے والے غریب اصحاب الصفہ کا حق جماعت کے عام مستحقین احباب سے کہیں زیادہ ہے۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

رہن کی شرعی صورت اور مرہونہ شئے کے ضائع ہونے کا زرِ رہن پر اثر

(از مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب بی اے۔ رکن مجلس افتاء)

(قسط نمبر ۲)

ب۔ رہن کے بطور ضمانت اور اسکے ضیاع سے زرِ رہن پر اثر کے متعلق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری روایت یہ ہے :۔

"حدثنا الاوزاعی عن عطاء
عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم
قال الرھن بما فیہ"

(مراسیل ابوداؤد بحوالہ نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ جلد ۴ صـ۳۲۲)

اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرہونہ شئے اگر ضائع ہو جائے تو اسکے بدلہ میں زرِ رہن ساقط ہو جاتا ہے ائمہ جرح و تعدیل میں سے ابن قطان نے اس مرسل حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ نیز علامہ طحاوی نے سند صحیح کے ساتھ ابی الزناد سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب۔ عروہ بن زبیر۔ قاسم بن محمد۔ ابوبکر بن عبدالرحمن۔ خارجہ بن زید۔ عبیداللہ بن عبداللہ وغیرہ اہل فقہ وفضل وصلاح کے نزدیک الرھن بما فیہ درست ہے اور ان میں سے ثقہ لوگ اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کرتے ہیں۔ (شرح معانی الآثار جلد ۲ صـ۲۵۲)

علاوہ ازیں یہی روایت سنن دارقطنی میں بالفاظ ذیل سند کے ساتھ بیان کی گئی ہے :۔

"حدثنا محمد بن مخلد
حدثنا احمد بن غالب حدثنا
عبد الکریم روح عن ھشام
بن زیاد عن حمید عن انس
عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم
قال الرھن بما فیہ"

اسی طرح بیہقی نے بھی اسے دوسری سند سے روایت کیا ہے :۔

"عن یدید بن ابراھیم
التشتری عن عمرو بن
دینار قال قال ابوھریرۃ
قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم الرھن بما فیہ"

اسی طرح بیہقی نے اسے اور طریق پر بھی لیا ہے :۔

"حدثنا ذکریا الساجی
قال سمعت اسمعیل بن
ابی الزراع یقول حدثنا
حماد بن سلمۃ عن قتادۃ
عن انس أن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم
قال الرھن بما فیہ"
(بیہقی)

اسی طرح محارب بن وثار کی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تنازعہ کا فیصلہ فرماتے ہوئے فرمایا "الرھن بما فیہ"
(احکام القرآن للجصاص جلد ۱ صـ۶۲۷)

ان روایات کے رواۃ پر اگرچہ اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ ضعیف ہیں لیکن ان کا ضعیف ہونا نفس مضمون کے لئے کسی قسم کی قباحت کا موجب نہیں کیونکہ حکم ربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "اگر کسی روایت کا نفس مضمون قرآن مجید اور سنتِ نبویؐ کے معارض نہ ہو تو اس روایت کو ضرور لے لیا جاوے خواہ اسکے رواۃ کس قدر معمولی ہی کیوں نہ ہوں۔"
(ریویو بر مباحثہ چکڑالوی)

ج۔ رہن سے متعلق میری مذکورہ بالا رائے کی تائید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے علاوہ خلفاء راشدین میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تعامل سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ راہن اور مرتہن رہن کے ضیاع کی صورت میں ایک دوسرے کو زیادتی واپس دینے کے ذمہ دار ہوں گے۔ عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں بیوع کے بیان میں یہ روایت لی ہے :۔

"اخبرنا سفیان الثوری
عن منصور عن الحکم عن
علیٍ قال یترادان الفضل
بینھما فی الرھن"

اسی طرح بیہقی نے خلاس سے روایت لی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں :۔

"انہ قال اذا کان الرھن
فضلاً فان أصابتہ جائحۃ
فالرھن بما فیہ فان لم
تصبہ جائحۃ فانہ
یرد الفضل"

اسی طرح بیہقی نے حارث سے روایت لی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

"اذا کان الرھن أفضل
من القرض او کان القرض
افضل من الرھن ثم
ھلک یترادان الفضل"
(نصب الرایۃ جلد ۴ صـ۳۲۲)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی یہ روایات بتاتی ہیں کہ رہن ضمانت ہے اور اسکے ضیاع سے زرِ رہن پر اثر پڑتا ہے اگر قرض کی رقم زیادہ ہے اور رہن کی قیمت کم تو راہن قرضہ کی بقیہ رقم ادا کرے گا اور اگر صورت برعکس ہے تو مرتہن کے ذمہ ہے کہ زیادتی راہن کو واپس کرے۔

ان روایات کے رواۃ میں سے خطیب اسرائیل۔ عبدالاعلےٰ۔ حماد اور خلاس پر ہمارے سلسلہ کے بعض علماء نے یہ جرح کی ہے کہ یہ ضعیف اور مخطی ہیں اور بعض کی احادیث کو حجت کے طور پر نہیں لیا جا سکتا لیکن اس اعتراض میں صرف جرح کے پہلو کو مدنظر رکھا گیا ہے تعدیل سے کام نہیں لیا گیا۔ کیونکہ تہذیب میں ان سب کو بہت سے ائمہ کے نزدیک ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ عبدالاعلےٰ کے متعلق لکھا گیا ہے :۔

"قال العقیلی وھو ثقۃ
دارقطنی کہتے ہیں یعتبر بہ
وصحح الطبری حدیثہ
فی الکسوف وحسن لہ
الترمذی وصحح لہ الحاکم"

یعنی عبدالاعلےٰ کی احادیث قابل اعتبار ہیں اور امام ترمذی نے ان کی روایات کو حسن کا درجہ دیا ہے اور حاکم نے صحیح احادیث کا درجہ دیا ہے۔ اسرائیل کے متعلق لکھا ہے :۔

"قال احمد بن حنبل کان
شیخاً ثقۃ وجعل یتعجب
من حفظہ۔ قال یحییٰ بن
آدم کنا نکتب عندہ من
حفظہ۔ قال۔ قال ابوحاتم
ثقۃ صدوق من أتقن
اصحاب ابی اسحاق۔ قال
ابوداؤد أصح حدیثاً،
قال النسائی لیس بہ
بأساً قال ابن سعد ثقۃ
قال ابن عدی ھو ممن
یحتج بہ وذکرہ ابن حبان
فی الثقات" (تہذیب)

یعنی امام احمد بن حنبل کے نزدیک اسرائیل ثقہ تھے اور ان کا حافظہ قابل رشک تھا یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ ان کے اعلیٰ درجہ کے حافظہ کی بناء پر ہم نے ان سے احادیث لکھ لیا کرتے تھے۔ ابوحاتم کے نزدیک اسرائیل ثقہ، صدوق اور اُتقن تھے۔ ابوداؤد کے نزدیک بہت زیادہ صحیح احادیث کے راوی تھے۔ امام نسائی کے نزدیک ان کے خلاف کوئی اعتراض نہیں۔ ابن سعد انہیں ثقہ قرار دیتے ہیں۔ ابن عدی کے نزدیک ان کا قول قابل حجت ہے اور ابنِ حبان انہیں ثقات میں شامل کرتے تھے۔

خلاس کے متعلق لکھا ہے :۔

"قال عبداللہ بن احمد
عن ابیہ ثقۃ ثقۃ۔ قال
الآجری عن ابی داؤد
ثقۃ ثقۃ۔ قیل سمع من
علیٍ۔ قال اسحاق بن منصور
عن ابن معین ثقۃ۔ قال
ابن عدی احادیثہ صالحۃ
۔۔۔۔ حدیثہ فی البخاری
مقرون بغیرہ۔" (تہذیب)

نیز ان پر غیر محتج کا اعتراض بھی درست نہیں کیونکہ امام ابن حزم نے محلّٰی کتاب الجہاد میں فرمایا ہے اِن روایۃ خلاسٍ عن علیٍ صحیح نیز حاکم نے مستدرک میں اس سے روایت لی ہے علی بن مدینی نے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب اسے ثقہ قرار دیتے ہیں۔
(جوھر النقی ذیل سنن الکبریٰ بیہقی جلد ۶ صـ۴۴-۴۳)

حماد کے متعلق لکھا ہے :۔

"قال ابوداؤد الطیالسی
کان امامنا أربعین سنۃً
ما رأینا الاخیراً۔ قال ابن
عدی ھو حسن الحدیث
قال ابن حبان یروی
عن الثقات۔ استشھد بہ
البخاری فی حدیث واحد
فی صوم یوم الجمعۃ" (میزان)

کہ ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں کہ حماد کے خلاف چالیس سال تک ہم نے کوئی قابل اعتراض بات نہیں دیکھی۔ ابن عدی کے نزدیک ان کی حدیث حسن ہے۔ ابن حبان کے نزدیک یہ ثقہ سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری نے ان کی حدیث کو بطور استشہاد لیا ہے۔ پس ان روایات کے رواۃ پر ضعف یا خطا یا ان کے کلام کو عدم حجت قرار دینا قرین انصاف نہیں ہے۔

د۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے علاوہ خلفاء راشدین میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے کہ آپ رہن کو ضمانت قرار دیتے تھے۔ چنانچہ بیہقی نے حضرت عمر سے روایت لی ہے :۔

"قال فی الرجل یرتھن
الرھن فیضیع قال ان کان
افضل مما فیہ (بقیہ ص پر)"

حقه وان کان اکثر ذهب امین"

(بیہقی) کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص رہن لیتا ہے اور وہ رہن مرتہن کے پاس ضائع ہو جاتا ہے تو اس کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مرہونہ شے کی قیمت قرضہ کی رقم سے قلیل تھی تو اس کی قیمت کے مساوی قرض ساقط ہو جائے گا اور بقیہ رقم مرتہن کو راہن ادا کرے گا۔ اور اگر مرہونہ شے کی قیمت رقم قرض سے زائد ہو تو مرتہن یہ زائد رقم بصورت سلامتی راہن کو واپس کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ کیونکہ قرضہ سے زائد مالیت اس کے پاس بطور امانت تھی۔

اس روایت کے راوی عمران قطان، مطر الوراق اور ابراہیم مرزوق ہیں جو تہذیب میں صدوق، ثقہ اور ثابت قرار دیا گیا ہے۔

۵۔ خلفاء راشدین کے علاوہ فقہائے سبعہ اہل مدینہ اور دوسرے علماء میں سے شریح، قاضی حسن بصری وغیرہ رہن کو ضمانت ہی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حوالہ اوپر گذر چکا ہے (شرح معانی الآثار جلد ۲ کتاب الرہن صفحہ ۲۵۵)

اسی طرح مصنف عبدالرزاق میں ہے:۔

انا معمر عن الحسن والزهری وقتادة وابن طاؤس عن ابیه قالوا من ارتهن حیوانا فهلك فهو بمافیه

کہ حسن بصری، زہری، قتادہ اور ابن طاؤس سب کے نزدیک رہن ضمانت ہے اگر مرہونہ شے ضائع ہو جائے قرض اس کے بدلہ میں ساقط ہو جاتا ہے۔ (جوہر النقی ذیل سنن الکبریٰ بیہقی جلد ۶ صفحہ ۴۴-۴۳)

ذیل میں میں اس روایت کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جو رہن کو امانت قرار دینے والا فریق پیش کرتا ہے اور جس کو ہماری جماعت کے بعض علماء نے بھی اختیار کیا ہے۔ وہ روایت یہ ہے:۔

قال الشافعی اخبرنا ابن ابی ذئب عن ابن شهاب عن ابن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا یغلق الرهن من صاحبه الذی رهنه له غنمه وعلیه غرمه"

(ام للشافعی جلد ۳ صفحہ ۱۴۷)

اس روایت کو مستدرک حاکم نے سنداً بھی بیان کیا ہے اور ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں بھی بیان کیا ہے۔

اس روایت سے استدلال یہ کیا جاتا ہے کہ رہن کو راہن پر بند نہیں کرنا چاہیئے۔ یعنی مرتہن کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ راہن کو رہن سے فائدہ اٹھانے دے۔ پس جب مرتہن کو یہ حق حاصل نہیں تو رہن کے ضائع ہونے والے نقصان کا ذمہ دار وہ کیوں ہو بلکہ راہن نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ پس جس شخص کی کوئی چیز ہوگی اس کا ضمان بھی اسی پر پڑیگا نہ کہ کسی اور پر نیز له غنمه وعلیه غرمه سے بھی تاکید فرما دی کہ زیادتی اور سلامتی اور نقصان اور ہلاکت کی ذمہ داری راہن پر ہے نہ کہ مرتہن پر۔ (کتاب الام الشافعی جلد ۳ صفحہ ۱۴۷)

دوسرا استدلال یہ کیا جاتا ہے کہ رہن صرف تمسک یا وثیقہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے ضیاع سے صرف ثبوت دَین کا ایک ذریعہ ہی ضائع ہوتا ہے نہ کہ اصل دَین۔ ہماری جماعت کے بعض علماء نے بھی یہی پہلو اختیار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو الفضل ۸-۹ دسمبر ۱۹۵۵ء)

اس روایت پر حسب ذیل اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔

(۱) ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں تصریح کردی ہے کہ اس روایت میں الفاظ له غنمه وعلیه غرمه حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں بلکہ یہ سعید بن المسیب کا اپنا قول ہے۔

(۲) یہ روایت سنن ابن ماجہ میں (جو کہ صحاح ستہ میں شمار ہوتی ہے) موصولاً بیان ہوئی ہے مگر وہاں صرف لا یغلق الرهن کے ہی الفاظ ہیں له غنمه وعلیه غرمه کے الفاظ نہیں ہیں لہذا ثابت ہوا کہ له غنمه وعلیه غرمه کے الفاظ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا درست نہیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الرہون)

(۳) غلق الرهن کے معنی "عدم استفادہ از رہن" لینا از روئے لغت عرب درست نہیں ہے۔ بلکہ اس کے معنی بغیر بدلے کے جانے کے ہیں۔ زہیر کہتے ہیں ؎

وفارقتك برهن لا فكاك له
یوم الوداع فامسى رهنها غلقا

پس غلق الرہن کے معنی صرف یہ نہیں کہ مرتہن انقضائے مدت پر قرض کی عدم وصولی کی صورت میں مرہونہ شے پر خود بخود ہی اپنا حق جما لے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں یہی رواج تھا کہ مرتہن وقت مقررہ گذرنے کے بعد خود بخود رہن کا مالک بن جاتا تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رواج کی نفی فرمائی ہے اور فرمایا کہ اگر رہن وقت مقررہ پر فک نہ ہو تو بجائے اس کے کہ مرتہن خود بخود اس کا مالک بن جائے اسے چاہیئے کہ اُسے قضاء کے ذریعہ فروخت کروا کے اپنی رقم وصول کرے اور اگر کچھ روپیہ باقی رہے تو راہن اسے ادا کرے اور اگر مرہونہ شے کی قیمت قرض کی رقم سے زائد ہو تو مرتہن وہ زیادتی راہن کو ادا کرے۔ چنانچہ ابن المسیب نے بھی له غنمه وعلیه غرمه کے یہی معنے کئے ہیں۔ (جوہر النقی ذیل سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۶ صفحہ ۴۴-۴۳)

(باقی)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۵۴ء میں وصیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت میں پھر دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ کونسا کام کرے کہ اُسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے تو وہ علاوہ دور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گذارہ تنخواہ پر ہو تو وہ تنخواہ کے حصہ کی کرے اور اگر جائیداد کی آمد پر ہے تو اُس کی کرے۔ اس کے بعد وہ خدا تعالےٰ کے حضور انہی لوگوں میں لکھا جائے گا جو ایفائے عہد کرتے ہیں۔"

غیر موصی احباب کو چاہیئے کہ وہ وصیت کرکے دین کو دنیا پر مقدم کا طریق جلد اختیار کریں۔ کیونکہ بیعت کے وقت انہوں نے یہی عہد کیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

ربوہ میں ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری

(از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ)

احباب ربوہ یہ معلوم کرکے خوش ہوں گے کہ انصار اللہ مرکزیہ کے شعبہ خدمت خلق کے زیر اہتمام مکرم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر کی نگرانی میں اُن کے مکان واقع محلہ دار الصدر غربی میں ہومیوپیتھک ڈسپنسری قائم کردی گئی ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف سالہا سال سے ہومیوپیتھی سے شغف رکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی ہے۔ ہومیوپیتھی حصول شفا کا انسانی تدبیروں میں ایک معروف و معزز مقام رکھتی ہے۔ اور اسی لئے انصار اللہ مرکزیہ نے احباب ربوہ کے لئے اس کی سہولت مہیا کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ ضرورتمند احباب اس سے مفت فائدہ اٹھائیں۔ اور ساتھ ہی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس حقیر خدمت کو قبول فرماتے ہوئے وسیع پیمانہ پر خدمت خلق کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (مشتاق احمد باجوہ قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

گھٹیالیاں کالج کے لئے ۲ دو لیکچرارز کی فوری ضرورت

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کے لئے اس وقت لیکچرار انگریزی ۱ اور لیکچرار اردو ۱ کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۴۲۵-۱۵-۳۷۵-۱۵-۲۴۰ ہوگا۔ الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کی پابندی ضروری ہوگی۔

امیدوار احباب کے لئے کم از کم سیکنڈ کلاس ایم اے ہونا ضروری ہے۔ ۱۰/۱۱ تک درخواستیں بھیجیں یا مجھ سے خود ملاقات کریں۔ (عبدالسلام اختر پرنسپل ٹی۔ آئی سیکنڈری سکول گھٹیالیاں)

درخواست دعا

عزیزم مبارک احمد ہاشمی ایس ڈی او گلگت کو گذشتہ دنوں ایک حادثہ پیش آنے کی وجہ سے بازو پر شدید چوٹ لگی تھی۔ جس پر پلاسٹر لگوایا گیا تھا۔ اب پلاسٹر کھولنے پر ایکس رے کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ ابھی ایک طرف تھوڑا سا خلا باقی رہ گیا ہے۔ جس کے لئے مزید ڈیڑھ ماہ کے لئے دوبارہ پلاسٹر لگا دیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (مختار احمد ہاشمی۔ ربوہ)

ولادت

مکرم چوہدری خان محمد صاحب گوندل دار الرحمت غربی (فیکٹری ایریا) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نومولود کا نام محمد احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اُسے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(مختار احمد ہاشمی۔ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

ایک ہزار سے زائد احمدی بچیوں کی شرکت۔ دینی علمی اور کھیلوں کے مقابلے

ربوہ ــــ مورخہ ۲۰۔۲۱۔۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شعبہ ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ناصرات کا سالانہ اجتماع بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ربوہ کے علاوہ بیرونی مقامات سے بھی بکثرت ناصرات اپنے اجتماع میں شامل ہوئیں اور پروگرام میں بعد ذوق و شوق حصہ لیا۔ مختلف مقابلوں اور کھیلوں میں اوّل دوم اور سوم آنے والی بچیوں کو انعامات دئے گئے۔ اجتماع میں شامل ہونے والی ناصرات کی کل تعداد ایک ہزار تک جا پہنچی تھی۔ یہ تعداد گذشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ تھی۔

۲۱ اکتوبر کو صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک ناصرات کے لئے کھیلوں کا مختصر سا پروگرام تھا۔ جس میں باہر سے آنے والی ناصرات نے بھی حصہ لیا۔

۲۲ اکتوبر ۷½ بجے صبح تمام ناصرات اپنے اپنے گروپ کے ساتھ لجنہ کے ہال کے باہر جمع ہوگئیں پھر اپنے جھنڈوں سمیت ناصرات کا ترانہ گاتی ہوئی ہال میں داخل ہوئیں۔ آٹھ بجے ناصرات کے اجتماع کا آغاز حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی زیر صدارت دعا سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پروگرام کے مطابق ناصرات الاحمدیہ کا تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ شروع ہوا۔ چھوٹے گروپ میں کل ۱۳ لڑکیوں نے حصہ لیا اس کا نتیجہ مندرجہ ذیل رہا۔

اوّل — امۃ السلام نیّجم ربوہ

دوم — فاخرہ سیالکوٹ

سوم — منصورہ چہارم ربوہ

چھوٹے گروپ کے بعد ناصرات کے بڑے گروپ کا مقابلہ ہوا۔ اس میں ۱۶ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ اس گروپ کا نتیجہ مندرجہ ذیل رہا

اوّل — امۃ الکریم اقبال ربوہ

دوم — امۃ الرحیم مسرت 〃

سوم — امۃ الجلیل احمد نگر

تلاوت قرآن کریم کے مقابلہ کے بعد ناصرات کا تقریری مقابلہ ہوا۔ ناصرات کے چھوٹے گروپ کے مقابلہ میں کل ۲۲ بچیاں شامل ہوئیں۔ اس مقابلے کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

اوّل — ناصرہ نصرت گرلز سکول ربوہ

دوم — طاہرہ 〃 〃

سوم — وسیمہ جونیئر ماڈل سکول، نفیسہ لائل پور

سپیشل انعام راشدہ سرگودھا

چھوٹے گروپ کے بعد بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا۔ اس میں ۲۰ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ نتیجہ درج ذیل ہے

اوّل — حریم حنا نصرت گرلز سکول ربوہ

دوم — امۃ الباسط راولپنڈی

سوم — امۃ اللہ باری نصرت گرلز سکول ربوہ

سپیشل — ذکیہ ریاض لاہور، سیادہ حکمت ربوہ

کھیلوں کا نتیجہ

چھوٹا گروپ:

تین ٹانگوں کی دوڑ — ناصرہ اور شمیم سرگودھا اوّل، وسیمہ اور رعنا جونیئر ماڈل سکول ربوہ دوم

سیدھی دوڑ — امۃ الرافع اوّل، بشریٰ دوم، ذکیہ لاہور اور شمع راٹھور سیالکوٹ سوم

جھنڈا جنگ — سیالکوٹ اوّل

بڑا گروپ:

پیغام رسانی — سیالکوٹ اوّل

جھنڈا جنگ — سرگودھا اوّل

سیدھی دوڑ — امۃ السلام سیالکوٹ اوّل، نعیمہ منٹگمری دوم، شاہدہ لائلپور سوم

ناصرات کے پروگرام میں فی البدیہہ تقریری مقابلہ اور بیت بازی کا مقابلہ بھی شامل تھا مگر افسوس ہے کہ وقت کی کمی کی وجہ سے یہ مقابلے نہ ہو سکے۔

آخر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے بچیوں کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ "مجھے اس بات سے بیحد خوشی ہوئی ہے۔ کہ شعبہ ناصرات الاحمدیہ نے اس سال غیر معمولی طور پر بہت ترقی کی ہے۔ تقریروں کے مقابلہ میں مجھے بچیوں کی تقریریں خصوصاً چھوٹے گروپ کی تقریریں بہت ہی پسند آئی ہیں۔ آج کے پروگرام سے ظاہر ہے کہ بچیوں نے بہت محنت سے کام کیا ہے۔" آپ نے فرمایا کہ "اگر آپ سب اسی طرح محنت کے ساتھ نیکی دیانتداری اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی کو اپنا شعار بنالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہماری جماعت کی مستورات جلد جلد ترقی نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ سال صرف اس بچی کو ہی انعام نہیں ملے گا جو تلاوت۔ نظم یا تقریری مقابلہ میں اوّل اور دوم آئے گی بلکہ ہر ناصرات میں سے اس بچی کو بھی انعام دیا جائے گا جو سب سے زیادہ سچ بولنے والی محنتی نیک اور دیانتدار ہوگی۔ ناصرات کی سیکرٹری آپ کا ریکارڈ رکھیں گی۔ اور ان کی رپورٹ کے مطابق یہ انعام دئے جائیں گے۔ آپ نے بچیوں کے صبر و تحمل اور استقلال کو بھی سراہا۔ کہ انہوں نے مسلسل چھ گھنٹے تک خاموشی اور اطمینان سے بیٹھ کر اپنے پروگرام کو عمدگی کے ساتھ سنا۔ آخر میں تمام مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والی بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ جو محترمہ لجنہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنے دستِ شفقت سے عنایت فرمائے۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع خیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی طرف سے تیسری فضل عمر فری ڈسپنسری کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو اپنے لائحہ عمل کے مطابق تیسری فضل عمر فری ڈسپنسری کے قیام کا موقعہ میسر آیا۔ یہ محض اس کا فضل و احسان ہے کہ ہم گذشتہ تین سال سے اس راہ پر ترقی کی طرف گامزن ہیں اور راولپنڈی شہر کے ایک تیسرے محلہ میں جو غرباء پر مشتمل ہے کہ تیسری ڈسپنسری قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۹ اکتوبر کو پانچ بجے شام ڈھوک رتہ امرال میں زیر صدارت جناب میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ افتتاحی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد قائد مجلس چوہدری مبارک احمد صاحب ایم ایس سی نے خدمت خلق کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ جذبہ ہے جو اسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسکے بغیر ہم صحیح مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اس سے قبل شہر کے دو اہم محلوں میں دو ڈسپنسریاں قائم کر چکے ہیں۔ جن میں گذشتہ دو سال سے بلا لحاظ مذہب و ملت مریضوں کا علاج کیا جا رہا ہے اور یہ تیسری ڈسپنسری مجلس باوجود اپنی کم مائیگی کے محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر توکل کرتے ہوئے کھول رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو نوازتے ہوئے اسے عوام کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ کا موجب بنائے۔ اس کے بعد جناب امیر صاحب نے مجلس کی کارگذاری پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ مجلس نے دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جاری کردہ مشن پر عمل کر کے دکھایا ہے کہ جہاں وہ حقوق اللہ کا خیال رکھیں وہاں حقوق العباد کو بھی حرز جان بنائیں ورنہ اس کے بغیر اسلام کی حقیقی روح قائم نہیں رہ سکتی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے مجلس کو مبارکباد دی اور دعا کے بعد ڈسپنسری کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد اس خوشی کے موقع پر حاضرین اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی اور کارروائی ختم ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلس کے اس کام کو بپایہ قبولیت بخشے اور اسکو آئندہ بھی حقیقی معنوں میں مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

عبدالستار خادم

(انچارج شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

عہدہ میں ترقی اور درخواست دعا

مکرم قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم اے گورنمنٹ کالج میرپور (آزاد کشمیر) کو جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص احمدی نوجوان ہیں اللہ تعالیٰ نے ترقی دے کر سینئر لیکچرار بنادیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ ترقی اللہ تعالیٰ ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

اس خوشی میں قاضی صاحب موصوف نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

چندہ وقف جدید

مندرجہ ذیل جماعتیں سو فیصدی چندہ وقف جدید ادا کر چکی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

سیالکوٹ: سندہ۔ گوندل۔ کوٹ چوہدری فتح خاں۔ رنگ پور۔ حبیب آباد۔ کوٹ امام بخش۔ جمال پور۔ کوٹ چوہدری جمال الدین صاحب۔ گھٹیالیاں۔ چک ۲۱ دودہ۔ محراب پور۔ طالب آباد۔ خانزرد آباد۔ دریا خاں مری۔ کوٹ سردار محمد پنجابی۔ جوڑی۔ ساہنگھر۔ چک ۱۲۲۔ گوٹ ڈاکٹر صاحب۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ دیبہ لاجی۔ سنجر چانگ۔ ٹنڈو دیام۔

ضلع راولپنڈی: [illegible]۔ راجہ جنگ۔

ضلع منٹگمری: رنگو۔ چک ۵/۱۲۔ ۱۱۹۔ یارنگر۔ اوکاڑہ۔ چک ۱۶۵۔

ضلع سرگودھا: چک ۴۶۔ ۳۵۔ ۳۹۔ ۴۳۔ بھیرہ۔ ۸ ایم بی۔ ۲ ٹی ڈی اے۔ ادرحمہ۔ روڈہ۔ سبحان کرادملی۔ بھابڑہ۔ تخت ہزارہ۔ پیاد وینس۔ شاہ پور صدر۔ حاجی والا۔ دودہ۔ لکھانی کلاں۔

ضلع گجرات: بجواہ۔ لالہ موسیٰ۔ کیانہ۔ جلیر۔ بھاگووالی لجنہ

درخواست ہے کہ جملہ چندہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ اور باقی جماعتوں کو بھی سو فیصد وعدے پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ادائیگی چندہ وقف جدید۔ سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ارسال فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

میاں محمد فاضل صاحب سیکرٹری مال فتح پور ضلع گجرات (بلا تفصیل) ۔۔۔ ۲۰

سید مسعود احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۔۔۔ ۱۰

عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال کماہیہ ضلع لاہور (بلا تفصیل) ۔۔۔ ۸

بابو فضل الٰہی صاحب سیالکوٹ شہر ۲۵ – ٦

اللہ دتہ صاحب فورٹ عباس ۳۷ – ۱۲

شیخ عبدالغفور صاحب خانیوال ضلع ملتان ۵۰ – ٦

ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۲ T-D-A ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۷

سید انور علی صاحب سیکرٹری مال ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ (بلا تفصیل) ۔۔۔ ۱۱

محمد یونس صاحب سیکرٹری مال P.D ماہی گنج رنگپور (بلا تفصیل) ۔۔۔ ۱۸

ناصرہ بیگم صاحبہ چک ۱۲۵ R.D ضلع لائلپور ۔۔۔ ۱۰

جماعت احمدیہ کراچی ۔۔۔ ۱۳۰

[illegible] ۶۲ – ۱۷

جماعت احمدیہ کراچی لجنہ اماء اللہ ۷۵ – ۲۵

مستری امام الدین صاحب ٹھیکیدار ٹمال دارالرحمت شرقی ربوہ ۰٦ – ٦

میجر بشیر احمد صاحب پولیس سرگودھا شہر ٦

[illegible] ۔۔۔ ٦٦

خوشی محمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ سابق پنجم سابق باڈی گارڈ ۲ – ٦

جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات ۔۔۔ ۱۰

چوہدری محمد اشرف صاحب واحد بلڈنگ لاہور ۔۔۔ ۱۲

شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ ۔۔۔ ۲

مستری عبدالرحیم صاحب ٹھیکیدار دارالرحمت شرقی ۰٦ – ٦

محمد سلیم صاحب واحد بلڈنگ لاہور ۔۔۔ ۷

امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب چیمہ انجینئر لاہور ۔۔۔ ۲۴

محمد احمد صاحب ورد منزل راولپنڈی ۲۵ – ٦

سیٹھ کرم بھائی صاحب راولپنڈی ۔۔۔ ۲۷

شیخ لطف المنان صاحب " ۲۵ – ۷

کرامت حسین شاہ صاحب " ۔۔۔ ۷

منشی سبحان علی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۔۔۔ ۷

محمد شریف صاحب سیکرٹری مال کوٹھے والہ ضلع ملتان (بلا تفصیل) ۔۔۔ ۳۲

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۷۵ – ۱۵

محمد اقبال صاحب ریلوے ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۴

چوہدری شرف دین صاحب " " ۔۔۔ ۳۰

خان عبدالحمید صاحب معہ اہلیہ صاحبہ دارالنصر ربوہ ۔۔۔ ۳

بشیر احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ ۵۰ – ٦

رانا محمد اجمل خاں صاحب چک ۲۶ ضلع گجرات ۔۔

چوہدری نذیر احمد صاحب سیمنٹ ورکس روہڑی ۔۔۔ ۷

ماسٹر امتیاز احمد صاحب شاہدرہ ٹاؤن ۲۷ – ٦

قریشی عبدالغنی صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ۲۵ – ٦

مسعود بیدار مرزا محمد خاں صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۔۔۔ ۷

فضل الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال چک ۸۱ جنوبی سرگودھا (بلا تفصیل) ۔۔۔ ۸۷

جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان توجہ فرمائیں

جملہ صدر صاحبان حلقہ جات ضلع ملتان کو سرکلر بھجوائے جا چکے ہیں۔ جماعتی تربیت اور چندوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ جلسہ سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے اور تحریک جدید کا وعدہ بھی وقت پر ادا کرنا لازمی ہے۔ ضلع ملتان کی وصولی تحریک جدید ۱۰ فی صدی ہے۔ آپ کی تھوڑی سی توجہ سے یہ سو فی صدی ہو سکتی ہے۔ جملہ صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ دونوں سرکلروں کے متعلق اپنی کارکردگی سے جلد مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان)

مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کیلئے ڈیڑھ صد روپیہ ادا کرنیکی آخری تاریخ

اخبار الفضل کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) میں نام کندہ کروانے کے لئے ڈیڑھ صد روپیہ کی ادائیگی کے لئے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء آخری تاریخ ہوگی۔ بعض وجوہ کی بناء پر سابقہ اعلان کو منسوخ کیا جاتا ہے موجودہ دوست مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی ڈیڑھ صد روپیہ کی تحریک میں شامل ہونا چاہیں وہ اپنا چندہ بھجوا سکتے ہیں۔ کیونکہ ابھی چندہ کی وصولی کا سلسلہ جاری رہے گا تاکہ دوست اس نادر موقعہ سے مزید فائدہ اٹھا سکیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میں تعلیم سے گہری دلچسپی ہے۔ بچے بلند عزائم رکھتے ہیں۔ کوئی ماہر انجینئر بننا چاہتا ہے۔ تو کوئی ڈاکٹر تو کوئی وکیل۔ ان عزائم کا نقشہ ملاحظہ ہو۔ رسالہ انصار اللہ ستمبر نمبر میں عزائم کے ساتھ خداداد قابلیتیں بھی موجود ہیں۔ مگر بادنقات مالی تنگی اعلیٰ تعلیم کے راستے میں حائل ہوتی ہے۔ اور اسی کے ازالہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد گرامی مشاورۃ ۱۹۵۲ء کی روشنی میں یہ سکیم تیار ہوئی۔ اس سے طلبہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مگر اس کے فنڈز ضرورت کو پورا نہیں کر رہے۔ مخیر احباب توجہ فرمائیں۔ ان کی رقم حسب قواعد ان کو واپس ملے گی۔

(ناظر تعلیم)

جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت

الحمد للہ۔ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ اپنی نئی عمارت میں منتقل ہو گیا ہے۔ نئی عمارت ایک عمدہ خوبصورت ہال۔ ایک لائبریری ساتھ لیکچر روم تین دفاتر اور ایک سٹاف روم پر مشتمل ہے۔ لیکن یہ عمارت ابھی ادھوری ہے۔ نیز ایک کلاس برآمدہ میں، ایک ہال کی گیلری میں۔ اور باقی کلاسز باہر بیٹھتی ہیں۔ ارادہ ہے کہ جلد پانچ مزید کمرے اوپر کی منزل پر تعمیر کئے جائیں تا تمام کلاسز کو کمرے مہیا کئے جا سکیں۔ اس عمارت کے لئے ایک کثیر رقم صدر انجمن احمدیہ نے اور ایک بڑی رقم تحریک جدید نے بطور عطیہ دی۔ دونو اداروں سے قرض بھی حاصل کیا گیا۔ لیکن ابھی تک عمارت کی تکمیل نہیں ہو سکی۔ اس سے پہلے بھی جماعت کے مخلص اور مخیر افراد نے دل کھول کر ہماری اعانت فرمائی ہے۔ نیز اس اعلان کے ذریعہ ایک بار پھر مخلصین جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس معزز ادارہ کی عمارت کی تکمیل کے لئے آپ کے مزید دلی تعاون کی ضرورت ہے۔ جن احباب نے وعدہ جات کئے تھے۔ لیکن ابھی ان وعدہ جات کی جزوی یا کلی ادائیگی باقی ہے۔ وہ جلد اپنے وعدہ جات افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مد تعمیر جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اور جن دوستوں نے اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا وہ اس اہم دینی و تعلیمی ادارہ کی عمارت کے لئے عطیہ جات بھجوا کر مشکور فرماویں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

نتیجہ امتحان قرآن کریم پارہ تین ۳ ربع سوم

(قسط نمبر ۲)

۲۶۔ سول لائنز لاہور	ڈویژن
انشاء اللہ خان صاحب	سیکنڈ
عبدالواحد خان صاحب	تھرڈ
ماسٹر فقیر اللہ صاحب	//
۲۷۔ دارالنصر ربوہ	
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	فرسٹ
۲۸۔ دارالرحمت وسطی	
میاں عطاء الرحمٰن صاحب	فرسٹ
۲۹ احمد نگر	
فرمان علی صاحب	تھرڈ
نور احمد صاحب عابد	//
۳۰۔ کراچی	
چوہدری احمد مختار صاحب	سیکنڈ
چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی	//
چوہدری احمد خان صاحب	فرسٹ
محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی	سیکنڈ
چوہدری سلطان محمود احمد صاحب	تھرڈ
حاجی عبدالکریم صاحب	فرسٹ
عبدالواحد صاحب صدیقی	تھرڈ
مولوی عبدالحمید صاحب	سیکنڈ
عبدالرحیم صاحب بھاگلپوری	تھرڈ
چوہدری عزیز اللہ صاحب	//
چوہدری عبدالمجید صاحب	فرسٹ
آفتاب احمد صاحب بسمل	//
چوہدری نذیر احمد صاحب	سیکنڈ
شیخ محمد یعقوب صاحب	سیکنڈ
چوہدری عبدالعزیز صاحب	تھرڈ
محمد عبداللہ صاحب	سیکنڈ
چوہدری ظفر الحسن صاحب	//
پیر عبدالعلی صاحب	فرسٹ
مرزا سردار محمد صاحب	سیکنڈ
چوہدری غلام احمد صاحب	//
صوفی عبدالحکیم صاحب	//
مرزا عبدالرحمٰن صاحب	//
سید محمد یوسف صاحب	//
میجر ڈاکٹر ظہور الحسن صاحب	//
ملک محمد اشرف خان صاحب	تھرڈ
۳۱ شیخوپورہ	
حکیم مرغوب اللہ صاحب	//
۳۲۔ ڈیرہ غازیخان	
محمد عثمان صاحب	سیکنڈ
محمد صدیق صاحب ہاشمی	//
غلام علی خان صاحب	//
عزیز محمد خان صاحب وکیل	تھرڈ
سرگودھا	
غلام رسول صاحب قمر	سیکنڈ
ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب	فرسٹ

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزم مرزا بشیر احمد کو اجتماع اطفال الاحمدیہ میں کبڈی کھیلتے ہوئے ٹانگ پر چوٹ آگئی ہے۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ و احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منظور احمد ہاشمی کارکن نظارت دیوان - ربوہ)

(۲) عبدالرحمٰن صاحب دہلوی عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(اہلیہ عبدالرحمٰن محلہ دارالصدر غربی - ربوہ)

(۳) خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(زاہد حسین فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

(۴) میرے والد محترم شیخ فضل کریم صاحب ربوہ میں بخار و ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(احمد کریم ویہر محلہ دارالصدر غربی (الف) - ربوہ)

دعائے نعم البدل

مکرم میاں غلام محمد صاحب گھڑی ساز حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی بچی امۃ الحفیظ بعمر ڈیڑھ سال مورخہ ۹ ۱۰/ ۶۱ چار ماہ بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نعم البدل عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی قسم کا کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۷۸۰ :۔ میں محمد یونس خان ولد ملک محمد دین صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن الہی آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ایک قطعہ اراضی ایک کنال محلہ "ج" ربوہ مالیتی مبلغ -/۲۷۵ روپے مبلغ پانچ ہزار روپیہ نقد کل ۵۲۷۵ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
العبد :۔ محمد یونس خان انسپکٹر پولیس چھاؤنی راولپنڈی۔ گواہ شد :۔ خواجہ محمد عبدالغنی بی اے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی چھاؤنی۔ گواہ شد :۔ حکیم مبارک احمد خان ناظم طبیہ عجائب گھر دین آباد۔

نمبر ۱۵۷۹۲ :۔ میں ڈاکٹر محمود احمد ظفر ولد عبدالکریم ڈار قوم ڈار پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن Moshi ٹانگا نیکا مشرقی افریقہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۶۰/۱۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں اور میری ماہوار آمد ڈاکٹری پریکٹس پر ہے جس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ بہرحال جو بھی میری ماہوار آمد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
العبد :۔ محمود احمد ظفر۔ گواہ شد :۔ نذیر احمد ڈار احمدی Moshi C/O P.O. BOX 54 Lahore گواہ شد :۔ محمد اسماعیل واقف زندگی مشنری انچارج ڈار ایوروشن P.O. BOX 54 Tabora. 1/4/61

ضرورت

محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں گھر کے کام کاج کے لئے ایک خادم اور ایک خادمہ کی فوری ضرورت ہے۔ خادمہ کو کھانا پکانا اور گھر کا سب کام کاج کرنا ہوگا۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائیگی خواہشمند خاکسار کو ملیں یا اطلاع دیں
بشارت الرحمٰن ایم اے
پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری چھوٹی ہمشیرہ مریم صدیقہ اہلیہ قاری شمس الاسلام صاحب نائب صدر قانونگو ملتان کچہری کو مورخہ ۶۱/۷/۲۴ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود کا نام قمر الاسلام رکھا گیا ہے۔ عزیز نومولود میاں قادر بخش صاحب ملتان چھاؤنی کا پوتا اور چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر جھبیر ملہ گوجرہ ضلع لائلپور کا نواسہ ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ ازراہ کرم خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت اور عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیز نیک اور اسم بامسمیٰ یعنی اسلام اور احمدیت کا چاند بنائے آمین ثم آمین۔

طالب دعا: امۃ القیوم شاہدہ بنت چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ چک نمبر ۳۲ براستہ سمندری ضلع لائلپور ۶۱۔۱۰۔۹ (مرکز ربوہ)

انصار اللہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی روئداد

(بقیہ صفحہ اوّل)

عطا فرمائے ہم نہ صرف ان کے لفظوں پر ہی قائم رہیں بلکہ اس کی روح پر بھی قائم رہنے والے ہوں اور ہمیشہ ہمیش اس عہد کو نبھاتے چلے جائیں۔ اس کے بعد آپ نے بلند آواز اور پُرجوش لہجے میں انصار اللہ کے مقررہ عہد کے الفاظ پڑھے آپ یہ الفاظ پڑھتے جاتے تھے اور جملہ انصار اسی جوش اور جذبے کے ساتھ یہ الفاظ دہراتے جاتے تھے انصار سے ان کا عہد دہروانے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی چار بجے واپس تشریف لے گئے۔

خیر مقدم اور خوش آمدید

حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کے واپس تشریف لے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماع میں شمولیت کی غرض سے مرکز سلسلہ میں تشریف لانے والے جملہ انصار کو خوش آمدید کہا آپ نے نہایت پرشوکت لہجے میں فرمایا آج آسمان پر خدائے قدوس کے فرشتے خوش ہیں، وہ خوش ہی نہیں بلکہ بہت خوش ہیں اور خوش اس لئے ہیں کہ خدا کے غریب کمزور اور ناتوان بندے آج اپنے مرکز میں جمع ہوئے ہیں اور اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ وہ خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی سے اپنے دامن بھریں خدا کرے جب ہم اجتماع میں شمولیت کے بعد اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہوں تو اس کے فرشتے پہلے سے بھی زیادہ خوش ہوں کہ خدا کے یہ غریب اور کمزور و ناتواں بندے اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر واپس لوٹ رہے ہیں ــــ سو میں آپ سب کو جو محض اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتا ہوں۔

قرآن مجید اور احادیث نبوی کے درس

ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا جس میں آپ نے قرآن مجید کی آیت تبارك الذی بیده الملك وھو علیٰ کلِّ شیءٍ قدیر کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ آپ کا یہ درس علم و عرفان اور روحانی کیف و سرور کا ایک خزینہ تھا۔

درس کے دوران سامعین پر ہمہ وقت وارفتگی کا عالم طاری رہا اور ان کی زبانوں سے بے ساختہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہوتی رہیں جو اس بات کی آئینہ دار تھیں کہ سامعین روحانی کیف و سرور سے سرشار ہو کر ایک اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے ہیں۔

بعدہ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا درس دیا۔ آپ نے احادیث کی رو سے اسلامی معاشرے میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی اہمیت اور اس کی فضیلت پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا یہ دعا جس کے ذریعہ قرآن ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اسلامی معاشرے کا ایک امتیازی نشان ہے۔ اس میں سب ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور ہر طرف سلامتی ہی سلامتی کی ندا بلند ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ اس سے ایک مثالی معاشرہ کے پروان چڑھنے میں مدد ملتی ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ اسلامی معاشرے کے تمام افراد سلامتی کے بیج بونے والے ہوں ــ کبر و نخوت اور فساد کے بیج بونے والے نہ ہوں۔

درس حدیث کے بعد پونے پانچ بجے شام کے قریب اجتماع کا افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہو گیا۔ جس کے بعد مغرب تک تفریحی ورزشی مقابلے ہوئے۔

(باقی اجلاسوں کی مختصر روئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)